

LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH

توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں کبھی کسی کی ہجو نہیں ہوتی، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ ہمارے اخباروں کی طرح جھنجھلانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل اصلاح امور پر نظر ڈالتا ہے۔ وہ ہر اس شخص کی تنقید میں کوتاہی نہیں کرتا۔ اودھ پنچ صرف اپنی ہی صناعت پر تاریخ اور مستورات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر غور فرمائیے۔ وہ جو کمی پر تحریریں چڑھاتے ہیں اس لئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت اور اس کی جامعیت سے دیکھئے۔ نہایت تحقیق سے صحیح تاریخ واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر لطف ہیں۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیے اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتے کے اندر [illegible] روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما تجربہ شاہ سلامت۔ بنابر ایں ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان علم اگر اپنی بے بضاعتی کے سبب پرچے کی قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ اور اگر ایسا نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا نادار ی یا تنگی کا واسطہ دینا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ مینجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روز کھانے پر بیان مینجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب معمولاً زیادہ تنگ طلبی اور نہ بے حسی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جملہ اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مینجر اودھ پنچ کا نام لیں۔ ہر ایک کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے مشتہر کو اپنی تحریک بذریعہ [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہوں گے اور ان کی پالیسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خط یا منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

مینجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۴۳

مضامین عبیر

بابت ۱۹ دسمبر ۱۹۲۹ء

گفتگوے گربہ و موش

گربہ بگرفت موش را ناگاہ — گفت اے دلبرم است احوال
موش با گربہ و قسم گفتا — در حال آگہم شد استقبال
کردہ تاریک روزگار مرا — دیدن روئیت اے بدیع جمال
گربہ گفتا خموش باش فضول — کاز غلو می شوم اعتقال
من ز بہر اجال کے بودم — از تمنائے قدم تا امثال
موش گفت ایں شکستہ نفس را — ہست دستور صاحبان کمال
وقت حسن و جمال و فضل شما — حال حیثیت است تا بہ زوال
حال حقیقت ایں ضعیف ذلیل — چیست اے قائم طلبہ اقبال
کشتن یک ضعیف بے چارہ — نیست در خورد صاحبان جلال
داغ بے گنہ و بے تقصیر — خون ناحق مسلم است وبال
گربہ گفتا کہ لفظ بے گنہی — در کلامت نمودی استعمال
گفتنی نیست چو ترا از دزدی — کہ ترا ہست مسلک و اعمال
موش گفتا کہ نسبت دزدی — بر نخواہم ز من ہست لفظ محال
گربہ گفتا کہ بعد استغفار — می شود واضح از شما افعال
لقمہ و کشتہ تا بود انبار — گنجہ و تاچہ سفرہ خورد و جوال
ہمہ از دزدی تو سوراخند — مستکر گشتہ تو یا دلال
موش گفت اے تو عدل را پیشوا — بری از دزدی است ایں اعمال
دہ من مفلس ز فرط گرسنگی — می برم غلہ بہر اہل و عیال
گربہ گفتہ درست ایں مطلب — از حیوانات جملہ بر تو حلال
مشکل پیروزان نمودی ریش — پارہ کردی انار و خربوزہ و پال
وا ساسوز بی تازہ عروس — بہر غلت بریدی اے محتال
پولہائے ضعیف را بردی — کن بیاں احتیاج خود بر ما
زیر غلطی و رخت خواب و گلیم — کردگی ... صا مرو شال
مسہری رلیشمی کنی ہمہ را — نیست انیسا متاع از قتال
از حیوانات نیست ایں اشیا — بیں بہشائی تخریب اموال
دزدیست گر ز روے حاجت بود — شاید اندر حاجت بودہ حال
لیکن الآن در سیاست تو — عازم در کمال استعمال

دستش جاں کرد موش فربہ را — خود رسیدی ازیں جواب و سوال
اے مقدس حقیقت دزدی — کار موش است نیست کار بد حال

مقدس دستگیری

موذی کی ذہنیت شاعر کا مقصود نہیں۔ نظم گو کی رنی اغلبیت ایک پہلو کی
نظم ہے جس میں چوہوں کا مشغلہ اپنا پیٹ بھرنے کا سامان ہی گربہ خانم نے گیا ہے
پھر کوئی ایک معقول جانور ہے اور ہم ری کیا مزدوری ہر روز وقت نہیں رہتا
ہے۔ یہ بات قابل تفصیل ہے کہ ہر گربہ خانم یہاں بہت کیوں جواب نہیں
کرتیں۔ آجکل ایران کی شاعری کی اور ملکی فوائد پر مبنی ہوتی ہے جس میں
ملکی صحت کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ اسی کی جان پر گربہ دزدی بیکار ہے ختم

اڈیٹر

سال حال کی آخری ہچکیاں

لگا ہے تار ہچکی کا خبر رحلت کی آتی ہے

رنگ بہر خوشی ہو اخلاق ہے شروع ہے گزرنے والا جو ان دنوں سال ہے وہ
حتیٰ کہ بہ قضائے عالم پر پہنچا ہے کسی جاندار کی شنوائی ہوتی تو اس بھی بیچ ہو جاتا اور
بہی نسبت ہے ہے۔ مگر کیمیا ساز خلقت و صانعوں کے گزشتے دنیا کے خوش ہوتے
اور وحش کے آنسوؤں سے بھی کمال تر نہیں کرنے۔ ہر دن گزرنے لگا ہی سکوں میں
جمال ہو تو بھی پیدا ہے بھی حال قدرت کا ہے اگر آج آس نے رحلت کی ہے
کی تو یہی تھا کہ سیاہ زمانہ کی کمزوری دل سخت ہوا اور وہ نزولی اور دنیا بھر کی بیخ
ہلکے روادار ہی کی آگ سلگائی اضطراب وضع کرنے کی ظرافت ہے تو جو
دوڑ بعد شدہ شبانے کمی وآب چیز کو کیمیائی) کا فرطہ پھر اس یاد جو
مالی رحمت کردہ کرتے گا۔ بجز دیو ہی خود ہی (جاڑے) ہو گئی وہی فزو
(فرودی) ہر چند کہ سال کا خاتمہ اور ایک سال کا عمری قسمت سے گذشتہ
ہے گر جس چیز کا ضرر ہی نہیں ہوتا اسکی بھلائی نہیں کرتا۔ بہر حال
گرم نوشی سے کر ماہ عمر خضر بھی ہو تو — در گذر یہ نفس بھی بہت ہے جینے کو
ہنسنے ہنسانے والوں کے لیے یہی مناسب ہے کہ جن آنے یا جانے ہر ہچکی
گھر میں آپ آتشیں کا نوش فرمائیں۔ صدائے ٹھک ٹھک کو عشق و مطربی
سمجھے کی ضرورت سمجھیں اور بھاڑ جائیں۔

پہلی ہچکی

ٹھک ٹھک ٹھک ٹھک ٹھک ٹھک ٹھک — نکلی دھندے سب گئے
خالق باری سرجن ہار — نکلی بیٹھا اکڑ دے

ٹھک ٹھک ٹھک ٹھک ٹھک ٹھک ٹھک

دوسری ہچکی

گول چیز کا چل گیا دوڑ ل — بسم اللہ خدا کا [illegible]
ناکا ہیہ کر اندر بھید — کالا اجلا سینہ [illegible]

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

تیسری ہچکی

سنتا ہیں کی گل جہان — توبہ بیرو زور میں آن
ٹل گیا وقت تو سب تا ہو — تاتا را تاتن اور ہو یو

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

چوتھی ہچکی

دل آزادی کا شور — چٹکی بجاتے تھا کا زور
اب سوچ ٹک کی بہار — منہ پھیک آ رو غ ذکار

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

پانچویں ہچکی

تو بی چلے ہیں خاموش — منہ ڈھانپ اب سارا جوش
بیا زہ کیسے انگڑائی — ٹک ٹک ہچکی خمیازہ جمائی

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

طالع قسمت کیسے جاگ — نحس سرود ترنم راگ
جیا جیا دن دلیا لیس — ہے پیچھیں دو ہے روش

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

والسلام خیر ختام

راگ ———————— م

ٹک ٹک نیک انجام

———

شائستہ مزاج پرسی ۱۹۲۹ء

اخاہ حضرت کہاں چلے کدھر کا قصد ہے؟

"جی بفضل خدا چنانچہ گردش چرخ (گردش گردوں) و مقتضائے طبیعت و خواہش فطرت اب لامکاں کی سیر منظور ہے ہجرت کامل مقصود ہے"

"خدا آپ کو جلدی لے جائے۔ یہ تو فرمائیے بال بچے کیسے ہیں اور انہیں کس پر چھوڑے جاتے ہیں؟"

"کیا کہا۔ بال بچے! معقول! مجھے بھی آپ نے کوئی آدمی تصور کیا ہے بال بچوں کا جھول پالتے ہوں گے آپ۔ یہاں بحمد و صد شکر ما شاء اللہ بیاہ کا ٹنا۔ چھڑے چھانٹ۔ منہ اٹھا کے چلے اور دم دبا کے بھاگے"

"تو پھر آپ کے گھر میں وہ چل پہل بیگم وعافیہ سارے پچھلے تل چٹا ولا کیسا کہا ہے؟"

"حضرت میں نہیں سمجھا۔ آپ کیا فرماتے ہیں"

"دوست و احباب جب گرد ارض ہے اور جو ہے سو افغانستان سے دور نے اموات چلنے ضد کرنے کی ضد جلد بچوں کا حال پتلی نخاس کا حال

کر دوست و رفقا۔ پاملو۔ دور باش۔ موک۔ ریگ آدم و آخر سے جہم اور خدا معلوم کیسی کیسی عجیب و غریب بے معنی دورنگی پہیلی بجھائی گئی ہیں۔ یہ علامت و خصائص آزادی کی ہے"

"آہا! اب میں سمجھا آپ ان عادات شائستگی کا مجموعہ لقب بھی علاوہ چاہتے ہیں۔ تو حضرت مجھے اس میں کوئی عذر نہیں۔ میری طرف سے عام اجازت ہے جو کوئی باصطلاح پھری 'والدہ معلوم' نذر وہ مجھے اپنا باپ بنائے۔ میں خوش میرا خدا خوش۔ آخر سافر ہوں کر دیا جائے تو یہی کہتے ہیں نہیں! ایکے علاوہ فارسی مثل ہے تا صبح ہو تا ہے کہ شب ہست آبستن۔ عربی مثل ہے: اللیل حبلیٰ لیت شعری ما تلد۔ دنیا نہ کچھ ہے دھرتے پھل پھول گلاتے ہیں۔ جو مادہ کا مادہ رونما ہوتا ہے وہ اپنا ہی سا شر پیدا ہو جاتا ہے"

"یہ انقلاب زمانہ ہے اور یہ گردش چرخ کا کرشمہ ہے۔ بہت ترسے زمانے کی نیرنگیاں کیسے کیسے تماشے دکھاتا ہے۔ اگرچہ میں ہمارے شہ روزگار بیاں بیوی کا ان کے زادے بچے کا ملانا قیاس ہے مگر ان خلق پر کیا اختیار ہے۔"

"آپ ہیں بڑے بے تکی ہیچ لے افغانستان کا حال پوچھا آپ نے اپنی حقیقت کا راگ چھیڑا"

"ہاں جناب! بھول گیا تھا معاف کیجیے۔ اور واں افغانستان کے بہر عہد میں جو لوٹ مار شروع کیا تھا وہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ ایک ہنگامی سکون کی صورت جو نظر آتی ہے وہ حقیقی بھری بھاؤں ہے۔ ابھی بہت کچھ باقی ہے۔"

"تو انہیں کس پر چھوڑ چلے؟"

"خود وہ بخود۔ خیر خواہ مزاج امن پسند ہے۔ میں نے جب گرد ارض پر قدم رکھا تھا تو آپ سے کہہ دیا تھا کہ تسلی کی انتہا امن پر ہو گی۔ اور امن عامہ اسی قسم کا ہو گا جیسا کہ انگلستان میں آج ہے"

"سرحد کی اور اور کس کے حوالے کی؟"

"سرحد کی اور اور نے میرے عہد میں کوئی نیا جھگڑا کھڑا نہیں کیا ہے ماہنامہ آپ سیرت نامہ امام امن پسند باشندے ان کے متعلق استفسار کیجیے جو جواب ملے گا۔ پھر وہ بھی اپنے وقت کا دوست صاحب ہے میری گرفش بے شک مگر ایسے سوالات کا جواب نہیں۔ تعمیر کرنا ہو تو خیر شائق ہوں۔ لیکن تخریب کی جائے سے کام ہے"

"اچھا جناب جانے دیجیے نہ پوچھیے گے۔ اب بہتا یہ کہ جنبی اولاد کے بارے میں کیا وصیت فرمائی ہے"

"اوہ۔ یہ جھگڑا لو اور ہیری تربیت میں بھائی صاحب ۱۹۲۸ء رہ گئے تھے جو منظور و پیش ہو گا دو ہے۔ مگر ایک قوم ہے۔ نیا بر اعمال بیٹھک بھی بڑی تھی۔ مبتدی ایک وصول اصول ہے آزادی کا میرا کا نمونہ ہے کا فرق خاندان جائے بیٹھ گی اور مردہ بیٹھ گی۔ جو عمل کا حق حاصل کر ہے۔ انہاری کی نکالی کی مجازی۔ اسی طرح کوئی آوے گی بجوں بچا پالی دلاسہ کا

جتنا مالی ہو جائے گا۔ [illegible] جنگل [illegible]
کی محنت اور قبضہ زمین پر ہے زمین والے کے سپرد کر دیجیے
اگر جتنا کا چارج مالی ہے تو آپ دیکھیں گے کہ یہ
[illegible] دہشت بھی آپ کو کتاب سیاست کا سبق
پڑھا دیگی۔ [illegible] فساد [illegible]
مجبور ہوگا۔ میری امریکن بی بی کی اولاد روسی بی بی
کی اولاد سے ساد باد کر کے چین ہی چین کا [illegible]
پہنچے گی۔

مغرب یا [illegible]۔ یورپ کو
کس کے سپرد کیا؟
— بالکل بے ایمانی کے
حوالے کیے جاتا ہوں۔
اسکے دل کے [illegible] کا حق ہے
[illegible] کر چھین گیا [illegible]
اسے اللہ میاں کی [illegible]
کہتے ہیں [illegible]
میری [illegible]
بتاتی ہے کہ علمی ترقی کی
راہیں ان پر کشادہ ہونگی
لیکن عالمگیری کا مادہ ضبط
ہو جائیگا [illegible] تمام عالم کی [illegible]
[illegible] سمجھنے کا جنون [illegible]
[illegible] ہے۔ آثار سے
ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible]
سے بھی بڑی ایک لڑائی
ہوگی جہاں [illegible]
قصوں میں [illegible]
[illegible] پیدا کر [illegible]
[illegible] دیکھیں گی [illegible]
کوئی تمیز [illegible] کے لیے ہاتھ پاؤں نکالیں گی۔
لیکن ادھر کسی دوسرے نے پھر ادھر [illegible]
پیٹ کے بچے [illegible] وہ جسم [illegible] ہو گئے ہم [illegible]
— [illegible] ایک خواب ہے جسکی تعبیر خدا
جانے کب [illegible] صاحب یہ [illegible]
کیا ہوگا۔ انھیں کس پر چھوڑے چلے؟

— ابھی یہ تو قدرت ہے یورپ کی سیاسی خوراک کیا
[illegible] کے پیٹ میں ہیں لہذا کسی کے سپرد کرنے
کی ضرورت نہیں۔ میں چلتے چلاتے صرف ایک
عام تجربہ پیش کیے جاتا ہوں کہ [illegible]
باشندوں کی نسل کی حفاظت کی جائے۔ [illegible]
جسطرح ڈاکٹر [illegible] کا باوا آدم ایک [illegible]
میں [illegible] ٹوٹ گئی اور آدم [illegible]

دیر لاحل گیا اسی طرح [illegible]
والی لنگوٹی بند نسل بھی [illegible] سے محروم ہو جائے
اور [illegible] آدم کے نسلی [illegible] ترکیب کا
ادنی [illegible] ممکن ہے کہ اس [illegible]
کی [illegible] ہمدردی سے کام لے۔
— بیچارا [illegible]

درپیش ہوگا [illegible] فلسطین نے [illegible] ہمدردوں کی
عنایات سے دیکھا [illegible] کی نسل [illegible] کا
[illegible] آپ کسے قرار دیتے ہیں؟
— [illegible] انسانی
خونریزی (سفک الدماء) کا حق [illegible] کرنا چاہتے
ہیں۔ اللہ میاں نے جب آدم کو پیدا کر کے خلیفہ
روئے زمین بنایا تو [illegible] فرشتوں نے خونریزی
اور جنگجوئی کی [illegible]
حضرت باری سے وجہ بھی
[illegible] کا مستحق کیوں قرار دیا گیا۔
حضرت احدیت و صمدیت
سے [illegible] جواب نہیں [illegible]
[illegible] میں جانتا ہوں تم کچھ
نہیں جانتے۔ [illegible]
گئیں [illegible] معلوم ہوا کہ خونریزی
بھی انسانی [illegible]
میں داخل ہے [illegible]
ہے کہ سلب [illegible]
محال ہے لہذا جو انسان
ہے وہ کسی نہ کسی [illegible]
بھی ضرور ہے [illegible]
[illegible]
خونریزی [illegible]
[illegible]
خونریزی کے نئے [illegible]
[illegible] ہیں امریکہ والے

. . . .

کسی طرح اہل یورپ سے پیچھے نہیں لہذا انہیں
[illegible] ان کی متضاد طبیعت کے سپرد کرتا ہوں
مجھے نہایت تعجب ہے کہ آپ سارے زمانے کا
حال تو پوچھ گئے مگر [illegible] وطن شریف کو
ایک صاحب کے پاس [illegible]
[illegible] کے [illegible] جائز [illegible] جب مگر



پنڈت جی بتاؤ تو سہی کیا ہوتا ہے۔ مولانا آزاد! ....
..........! ... کہ [illegible] کی دوا ضرور دیتا ہے

بیوی نے نوازت ہو بچے بیٹے شکار کا تقاضا کیا گویا
تم کی جگہ نشانے سے رہ گئے۔ تو وجہ کیا ؟ حضرت
[illegible] پر سوار تھے اُسے شکار نہ کر سکے تھے۔
آپ بھی نشانے سے چوک میں پڑ گئے۔ اپنی [illegible]
کا وارث نہیں سمجھتے ؟

"نہیں حضرت۔ جب دواب دولن کو سمجھو نہیں
بات وہ سوکے یہ باطن میری نہیں۔ وہ سوال اس [illegible]
آپ اور آپ کے پیش رو چلے ہیں۔ [illegible]
ملی کے سپرد کر چکے۔ [illegible] کے [illegible] میں [illegible] باغ
اور اسکی [illegible] سے [illegible] نہیں [illegible] جائیں
آجکل تو ری کیا ترقی ہو رہی ہے ؟

"جی ہاں۔ مگر آپ بھی جانتے ہیں کہ ان [illegible]
میں ہندو نے کیا ترمیم کی ہے ؟

"ہاں جاؤ [illegible] ہیں۔ تم ہمارے
کیا ترمیم تسلیم کروگے۔ زبانی سچ کے سوا [illegible]
ہی کیا ہے۔ [illegible] آئے کے ترمیم تسلیم کرنے والے [illegible]
والے [illegible] کی سال [illegible] ہوتی ہے [illegible]
[illegible] جب کسی جانب سے آزادی کا سوال [illegible]
[illegible] اسی اعلان کا حوالہ دے کے فرماتے ہیں
بی بی کا پیارا پیارا [illegible]

سچی تو خدا اور خدا کا رسول
[illegible] خدا کا [illegible]

[illegible] آفس کی [illegible] رخصت و
[illegible] بھی [illegible] کا دل سے [illegible]
[illegible] کیا۔ پھر [illegible] میں ایک [illegible]
[illegible] کے چلے۔ لاہور میں دوسرا [illegible]
[illegible] کو بیک۔ کئے [illegible] کو [illegible]
[illegible] کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] جانے سے غفلت کی [illegible] تمہارے
[illegible] کی برکت سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہوتی۔ پھر ایسا [illegible] تھا کہ ہم [illegible]
چلا۔ [illegible] کی [illegible] نوجوانوں کو [illegible]
[illegible] کمیشن [illegible] نے [illegible]
کیا [illegible] تمہاری [illegible]
[illegible] ہم [illegible] کے [illegible] کرتے۔ تم نے

ایک مرض دل دکھانے کی غرض [illegible] ہو گئی۔ ہمارا [illegible] کا فرائع [illegible]
کی فرائع [illegible] کیا [illegible] کرنا۔ تم [illegible] تمہارے
فرائع [illegible] جاؤ [illegible] ہو خدا اب [illegible]
[illegible] آخری [illegible] کوئی [illegible]
زمانہ [illegible] تمہارے [illegible] بچے [illegible]
[illegible] کریگے۔ [illegible]
[illegible] بہت [illegible] تمام [illegible] سال
تک [illegible] اور [illegible] کی صورت [illegible]
[illegible] ترقی کے [illegible] ہوگا۔ [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
تمہیں کس [illegible] کے [illegible] بھرکے [illegible]
[illegible] آئے اور چلے گئے [illegible] کے تمام
[illegible] میں سے صرف انسان ہی کی [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible] ہیں۔
[illegible] اور [illegible]
[illegible] ایک ایک [illegible] ایک ایک
[illegible] کی [illegible] جاتی ہے [illegible]
[illegible] نام بھی [illegible] کریں گے
[illegible] کس [illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] تمہارا [illegible]
[illegible] ہوئیں [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible] تمام [illegible]
[illegible] کی جوانی [illegible]
[illegible] اصلاحات [illegible]
تمہارے [illegible] کانگریس کا
اجلاس بھی تمہارے [illegible]
[illegible] لاہور میں [illegible] جلسے [illegible]
[illegible] ہر شخص [illegible]
[illegible] مسلمانوں کے [illegible]
[illegible] ایک [illegible] کوئی [illegible]
حقوق [illegible] اور کوئی [illegible]
بعض ایسے [illegible]
[illegible] کرنے کو موجود ہیں۔ [illegible]

[illegible] کے [illegible] کی [illegible]
سو [illegible]
"ابھی [illegible] جاتے ہو [illegible]
کی [illegible] تمہارے [illegible] کو [illegible]
سے [illegible] کرتے ہو [illegible]
ذکر ہو کہ [illegible] ایک صاحبزادے نے
[illegible] کی شادی [illegible]
سے [illegible]۔ ہندوستان [illegible] دولہن جب
[illegible] آتی ہے تو سسرال کی لڑکیاں
دولہن کا دل اس گیت سے [illegible] کرتی ہیں:-

[illegible] پہ سسرال [illegible]
[illegible] دولہا [illegible] اب شباب آیا
[illegible] کہیں [illegible] ہے اور [illegible]
[illegible] کی [illegible] آیا
[illegible] بال [illegible] کا [illegible]
[illegible] دولہن [illegible] آؤ

[illegible] شادی کی مبارکباد [illegible]
[illegible] بال [illegible]

[illegible] حال خدا ہی جانے [illegible] دولہن [illegible]
[illegible] رہی۔ [illegible]
[illegible] ہو کر [illegible] کی [illegible]
[illegible] چھوڑے۔
"ابے [illegible] خدا تجھے غارت کرے۔ ایک [illegible]
[illegible] بھی [illegible] زبان سے
نکالتا ہے۔ [illegible] خدا [illegible] کا
[illegible] ہو۔ وہ
[illegible] کام [illegible]
حق ہیں۔ [illegible]
[illegible] جائے گی۔

جھگڑا [illegible] کرنے [illegible]
[illegible] آفس [illegible]
[illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہوئی ہے



چین :- ٹھہر تو سہی!

روس :- آ، آ جا۔

ماموں :- لیں کیوں یہ غصہ پن؟

دونوں :- اچھا پھر کبھی دیکھا جائے گا۔



گل بجلوے بجو برآشفت و بریخت
با باد صبا حکایتے گفت و بریخت

بدعہدی دہر بیں کہ در چند یک روز
سر بر زد و غنچہ گرد و بشکفت و بریخت

اگر موسم خزاں میں بھی تازہ پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا ہو تو مسز علی محمد علی عطر سازان چوک گھنٹہ
سے عطر کی بیاض شیشی طلب کیجیے۔ بہار باغ ناپائدار ہے اسکی خوشبو پائدار ہ

اچھا جا۔ مردود کہیں کا اب بہ مصداق [illegible] رواں

نیرنگ زمانہ

مولانا صبح کی ٹوٹ بانگ

ڈروتھی کا مرغ سحر خیز اور ستیا گرہ

ایک تھیں بی ڈروتھی انگلستان میں ایک مرغا پالا تھا جو صبح ہوتے ہی ککڑوں کوں کی صدا سے گھر بھر کو جگا دیتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز گھر سے وہ بھی ہوئی لڑائی بی ڈروتھی جھلائیں گرستی میں لے دے کے تھا ہی کیا؟ وہی مرغا جھٹ سے مرغا بغل میں دبایا اور کہنے لگیں۔ مردود میں جاتی ہوں اب تمہارے گھر میں صبح نہ ہوگی

ہمارے گاندھی جی نے بھی ایک مرغا پالا ہے مرغا ہے نسل کا وہ ہسٹی آئرلینڈ سے اس کا تخم دستیاب ہوا تھا۔ اس مرغے کا نام ہے ستیا گرہ۔ ہندوستان میں اسکی نسل پھیل رہی ہے جس گھر میں اس مرغے کی بدولت مرغیاں انڈا ہی ہوگی ہیں وہاں سے وقت بے وقت ستیا گرہ کی ککڑوں کوں سنائی دیتی ہے چنانچہ امیر الامرا نے ایک نئی صدائے ستیا گرہ [illegible] سے بلند ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر صاحب نے کسی بانجھ امیر زادی کا علاج کرا کے انعام کی چاٹ میں کیا۔ مگر جب اولاد نہ ہوئی تو حق محنت کا ادا تاخیر و طول کی سلیں [illegible] ہو گیا گڈو۔ مریض یا اسکے عزیز [illegible] کر دیا اب ڈاکٹر صاحب کے مرغ [illegible] نے مشورہ دیا کہ لگے ہاتھوں ستیا گرہ کرا دو بیچ نکلے موقوف۔ آج نہ سہی کل جب کہ سونے کا انڈا دینے والی قسمت کو ڈاکٹر کی بھینٹ دے گی بھینٹ یا [illegible] تو حق سہی ضرور مل جائے گا۔ یہ ستیا گرہ [illegible] مرغا ہے جو [illegible] کی ڈروتھی [illegible] کے گھر سے نکلی اور گشتی جاتی ہے اور مرغا اب تماشا گھر میں صبح ہوگی وہ پھر بانگ جا رہا ہوگا

ہوئے رہتا۔

اخلاقی حیثیت سے اس قسم کی فاقہ کشی خودکشی کے مرادف ہے۔ بچے پر علاج کرنا اور تحریری معاہدے سے بے پروائی ایک حماقت ہے پھر بھی حماقت کا بدلہ نقد پیسے سے لینا دوسری حماقت ہے خدا کا دیا ہوا جسم انھیں فضا میں کام آتا ہے جنگی ہدایت آسمانی کتابوں میں ہے علم طب النفس [illegible] جائز نہیں۔ اگر مریض یا اسکے وارث نے کوئی دستاویز تحریر نہیں کی تب بھی کچہری کا دروازہ بند نہیں صحت کی مرضی اگر کوئی نہیں ہوتی اور کوئی مر بھی جائے تو قانون کا [illegible] کے آر پار [illegible] کے زن [illegible] چار دفعہ سے وصول ہو سکتا ہے یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہو تو دنیا کی لعنت ملامت کیجئے سے انکار [illegible] ہے وہ خاک ہی سہی۔ مگر شرم سے [illegible] جاتا ہے بازار میں دام کھرے ہی ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی نہ سہی تو [illegible] تھا سو ایمان گیا [illegible] مال گیا۔ ایک [illegible] دینے والا فخر [illegible] سنانے کے لیے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت جب غلام [illegible] زر نہیں خادم طبیعت [illegible] خلق اللہ ہے کا فرض ہے تو مریض کی خوشی منحصر ہے وہ دے تو [illegible] خالصاً لوجہ اللہ خدمت کی تھی [illegible] و اکرام کی پروا نہ کبھی تھی نہ اب ہے۔

سنتے ہیں کہ تین مہینے سے ڈاکٹر صاحب کے پیٹ کا [illegible] بالکل [illegible] غذا کے [illegible] سے خالی ہے۔ آنتیں ساکت و صامت ہیں [illegible] کا [illegible] مریض [illegible] نہیں کرتی۔ لوگوں نے [illegible] کے ڈاکٹر صاحب [illegible] قبل از وقت [illegible] مرثیہ [illegible] شروع کر دیا ہے [illegible] وبا [illegible] ہے

شاید کہ [illegible] [illegible]

مسئلۂ فلسطین یا فلسطین

فلسطین کو یہودیوں کا وطن خاص [illegible]

[illegible] سے بالفور نے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] اسی [illegible] کے [illegible] گئی ہیں۔ گشت و خون کا [illegible] ہوا ہے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کارناموں میں [illegible] لکھے جانے کے قابل ہے۔ [illegible] فلسطین کے عربوں اور یہودیوں میں پھیلی ہوئی ہے جس [illegible] کام ہے کہ [illegible] گیا [illegible] ہے۔

[illegible]
[illegible]

اگر فلسطین [illegible] کی [illegible] اور [illegible] یہودیوں کی [illegible] تو [illegible] آسان تھا [illegible] لیکن [illegible] یہودی [illegible] میں خالی [illegible] نہیں [illegible] کے لوگوں کے [illegible] ہے۔

پھر یہ [illegible] کا قصہ ہے۔ آگ [illegible] بچانے [illegible] لیکن [illegible] بالفور کے [illegible] اللہ کی [illegible] بالفور کو [illegible] بنا دے [illegible] قربان [illegible] قدرت [illegible] حضرت [illegible] کوٹھیاں ڈپٹی کمشنر کا آشیانہ [illegible] اور [illegible] شاہی کا مسکن تھیں۔ اب شاہی نسل [illegible] ہے [illegible] ان [illegible] میں [illegible] بالفور کو یہودیوں کی [illegible] کرا [illegible] اپنی آنکھوں [illegible] ان شہزادوں کی [illegible] ہیں کہ [illegible] شہزادے [illegible] کرتے ہیں [illegible] بادشاہوں کی [illegible]

سنا جناب آپ نے موتی محل سے تو برابر بیابہ جناب کے چلتا رہتا دیکھیں بس یہ کچھ دولت [illegible] مسٹر [illegible] صاحب ۔ لیڈیوں کا تو قوم ختم ہی ہے ۔ اب جناب آپ کی جگہ بھیروں ناچ ہے ۔ مسٹر پاجامہ آدمی سنسنت مزاج ہیں آپ کو جہاں لکھے جلسے ہوتی گھیلے خوا ہیں لندھانے جاریہ جاکے ناچ کا ہرگز حق نہیں ۔ اتنی آمدن ابھی مسٹر پانچ روپئے کی ۔

مشبّہ بہ کی فضیلت مشبّہ پر

دہر ہزلی اسکاٹ کی سی وہ حاصل وقت حضور عمل ابھی

زلف دلبر کیسی ہے جو ہو تیج سی وہ وس
مرے اعمال ہیں کہ [illegible] سے بچکی گیا

شملہ میں جو دنگ ریاستہائے ہند کی جانب سے بٹلر کمیشن کے جلسوں جوڑا تھا اُسکی تان شملہ میں ٹوٹی ۔ بٹلر [illegible] کا پیچھا کرتا ہی سی وہ کو سکتا ہے [illegible] ایسی قسمیں ہیں اُسکی پہلی [illegible] کا [illegible] کے بعد سی [illegible] کی آبرو تو بچا لیتی ہے ۔ بٹلر صاحب نے خوب وہ کی جگہیں ۔ سرہزلی اسکاٹ نے اچھی طرح اپنی جیبیں بھریں مگر حاصل نہ نقل لازمی نہ نقل لازمی ۔ خیر بٹلر صاحب کے لیے تو حکومت ہند نے ایک کارگذار بھی مقتضائے مصلحت رکھا تھا ۔ البتہ سر ہزلی اسکاٹ صاحب کی خوش قسمتی وقتی کو رکھنے کے قائل ہو کارگذاری دل کی کھنڈ شئی میں جانک رکھنے کے لائق ہے ۔ یہ کارگذاری ایک شیخ چلی کی ضیافت سے بہت مشابہت رکھتی ہے ۔ کہتے ہیں کہ ایک آفت زدہ مسافر کسی شیخ چلی کا مہمان ہوا جارناچار بیچارے کو خاطر تواضع کرنی پڑی ۔ بی بی نے کہا [illegible] کے واسطے [illegible] میاں نے برتن ہاتھ میں لیا اور [illegible] کی دکان پر پہنچے ابھی تمہارے یہاں [illegible] برتن میں [illegible] مثال ہو ۔ [illegible] آگے [illegible] میزبان صاحب [illegible] آگے آدمی تھے [illegible]

مشبّہ اور کھمن ہے [illegible] مشبّہ [illegible] عمل [illegible] کیونکہ کھمن کیوں [illegible] ہوا آگے [illegible] کھمن [illegible] کے پاس ہے یا [illegible] کھمن وہ ہو وہ [illegible] ہے

کھمن والے نے بات چکائی کہ سیر کھمن [illegible] چکانی اور [illegible] کے اعتبار سے روغن [illegible] کا [illegible]

پھر وہی مشبّہ اور مشبّہ بہ کا جھگڑا پیش آ گیا

میزبان صاحب [illegible] کے [illegible] کی دکان پر جا پہنچے [illegible] میاں [illegible] تھوڑا سا روغن [illegible] رکھا ہے [illegible] کیا [illegible] کہ ایک [illegible] روغن تھا [illegible] بہت [illegible] روغن کی [illegible] آپ [illegible] کی [illegible] کے آگے [illegible]

اف اب معلوم ہوا

آپ [illegible] کو زندہ [illegible] جہاں کی گردم

خدا کی عنایت سے [illegible] پانی [illegible] ہے کھمن [illegible] سے روغن [illegible] افضل ہے کھمن سے [illegible] لالہ [illegible] پانی افضل ہے روغن [illegible] سے [illegible] خواب [illegible] پانی [illegible] کی [illegible] تھیں شاید [illegible] کوئی تھیں [illegible] کی [illegible] کرتی ہیں [illegible] کھمن [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] رہتا ہے اگرچہ [illegible] کا [illegible] کیا [illegible] ہرگز [illegible] رہتا ۔ الغرض [illegible] کی [illegible] مہمان کے سامنے رکھی گئیں اور [illegible] کی جگہ دسترخوان [illegible] بھر [illegible] پانی کا [illegible] دیا گیا [illegible] دستور یہ ہے کہ دسترخوان پر پانی کا [illegible] نہیں رکھتے [illegible] کا [illegible] میں پانی اور کھانا ایک ہی [illegible] میں رکھا جاتا ہے ۔ مہمان صاحب نے [illegible] میزبان [illegible] کیا ۔ صاحب خانہ [illegible] ذرا [illegible] نگاہ کے معنی سمجھ گئے [illegible] صاحب [illegible] نہ [illegible] ۔ [illegible] مشبّہ [illegible] ہوتا ہے [illegible] سے [illegible] کھمن سے بہتر روغن [illegible] روغن سے [illegible] پانی [illegible] ہے [illegible] زائد [illegible] ایک [illegible] ۔ [illegible] پانی پی کے پیٹ [illegible]

دہر [illegible] پانی [illegible] کی [illegible] ہے

سرہزلی اسکاٹ ریاستہائے ہند کی [illegible] لے کر [illegible] گئے تھے [illegible] بظاہر پانی [illegible] میں [illegible] ریاستیں [illegible] سو سر [illegible] بٹلر [illegible] کی [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] ہی [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کام تھا کہ [illegible] ریاستہائے ہند کے لئے ایک [illegible] کا [illegible] جاکے [illegible] کوئی [illegible] کی [illegible] والی [illegible] کرتا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ [illegible] کی [illegible] میں [illegible] رنگ [illegible] بادام [illegible] ہوئے [illegible] لیتی ہے اس میں [illegible] کے لیے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] ریاستیں بے بس ہیں ۔ واقعی ہندوستانی [illegible] بیاہی عورتیں بے بس ہوتی ہیں اور اپنی بے بسی کا اظہار گیتوں میں کرتی رہتی ہیں ۔ بیچاریاں روتیں [illegible] کس [illegible]

[illegible] تھیں [illegible] پر [illegible] تھیں اور [illegible] کے
[illegible] تھی [illegible] آیا [illegible] ...... [illegible] کے
[illegible] تھے [illegible] آیا [illegible] ...... [illegible] کے

اب سر [illegible] کورٹ [illegible] ہیں ہم [illegible]

میاں [illegible] اسکاٹ کہتے ہیں [illegible]
ریاستیں کہتی ہیں ...... [illegible]

[illegible] رہا [illegible] وہ انگریزی حکومت کی [illegible] اور اپنے رئیس کی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] سید [illegible] الگ [illegible] ۔ پانی [illegible] معلوم [illegible]

التماس

حضرات [illegible] قسم [illegible] شائع [illegible] اس [illegible] مگر [illegible] میں [illegible] ہو گئے تو [illegible] کی کوئی [illegible] کی [illegible] جدید کی [illegible] فرمائیے [illegible]

[illegible]

ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

جو شخص کہ کوئی [illegible] کسی طرح کی کمزوری اور ضعیفی دور کرنے کی تدبیر [illegible] چاہتے ہیں [illegible] اعضا کو حرکت دینے سے [illegible] کی شکایت [illegible] دیگر بیماریاں کا دفعیہ ہو گا۔ اعضا کو کس طرح حرکت دینا چاہیے اس کے واسطے کتاب میں ۴۴ تصاویر دی گئی ہیں کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ زیادہ تر بیماریاں کے واسطے مفید ہے [illegible] ورزش وغیرہ کرنے کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے [illegible] بواسیر وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں [illegible] مطالعہ کر کے فائدہ حاصل کیجئے [illegible] کو دیکھتے ہوئے ہم نے اس کی قیمت صرف ایک روپیہ [illegible] اگر [illegible] اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکسینا برادرس کمپنی [illegible]

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح [illegible] عالم [illegible] کے استعمال سے ضعف [illegible] خون اور مادہ تولید کی خرابی [illegible] وغیرہ امراض [illegible] دور ہو جاتے ہیں [illegible] قیمت فی شیشی ایک روپیہ [illegible]

المشتہر [illegible]

[illegible] لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) دو روپیہ [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible] کی [illegible] صورت [illegible]

(۳) [illegible] کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی

(۴) [illegible] فروخت [illegible]

[illegible] صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) [illegible] کے [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible] و [illegible] سخت [illegible] طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی [illegible] صحت سے [illegible] ہیں اور اس عالم یاس میں بجائے صحت حاصل کرنا [illegible] مضر [illegible] کے خواہشمند ہیں۔ اگر آپ [illegible] کے ماہر تجربہ کار اور حاذق اطبائے مشہور [illegible] فیض فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ [illegible] دواخانہ سعدی الادویہ کی فہرست [illegible] [illegible]

تا استعمال [illegible]

المشتہر

منیجر دواخانہ سعدی الادویہ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۰-۲۱ء

(۱) اردو [illegible] اودھ پنچ کے [illegible] اور مضامین [illegible] کا مجموعہ [illegible] میں محفوظ رکھنے کے قابل قیمت فی جلد [illegible] محصولڈاک

(۲) [illegible] سنہ ۱۹۲۰ء [illegible] دسمبر ۱۹۲۰ء [illegible] فروخت [illegible] قیمت مع محصولڈاک [illegible]

(۳) [illegible] کے [illegible] بہترین نمونہ [illegible] مضامین [illegible] کو طلب فرمانا چاہیے۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید [illegible] حسین صاحب [illegible] ظریفانہ [illegible] عجب دلچسپ [illegible] شاعرانہ استادی سے [illegible] ٹکٹ بھیجکر [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

[illegible]

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے [illegible] گرہ [illegible] ایک گراں [illegible] اشعاروں کے [illegible] جو ترکات کا [illegible]

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

اس کے [illegible] اول [illegible] وہ جانتے ہیں کہ [illegible] اس سے بہتر کتاب [illegible] اب [illegible] مصنف نے [illegible] کو

[illegible]

یعنی

[illegible] استاد [illegible]

استاد محمد علی خان

[illegible] اس کتاب [illegible] کتاب [illegible] ایک [illegible] علاوہ [illegible] اس کتاب [illegible]

اصل قیمت [illegible] صاحب [illegible] روپیہ [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ